106533 ـ جو شخص جماع كا كفاره ادا نہيں كرسكتا، تو كيا كفاره اس سے ساقط ہوجائے گا؟

سوال

پہلا سوال: ميرے خاوند نے ميرے ساتھ رمضان ميں دن كے وقت ہمبسترى كى، ابتدا ميں ميں نے انكار كيا ليكن پھر ميں بھى اسكے سامنے ڈھير ہوگئى، تو ہم پر كيا حكم لاگو ہوتا ہے؟ ياد رہے كہ ہم غلام آزاد نہيں كرسكتے، اور نہ ہى دو ماہ كے مسلسل روزے ركھ سكتے ہيں، كيونكہ ہميں روزے كى وجہ سے كافى مشقت كا انديشہ ہے، اور ساٹھ مساكين كو كھانا كھلانے كيلئے كتنے كلو چاول دينے ہونگے؟
دوسرا سوال: ميں ملازمت نہيں كرتى ، اور نہ ہى ميرا كوئى ذريعہ آمدن ہے، تو ميں مساكين كو كھانا كيسے كھلاؤں گى؟ كيا كھانے كے پيسے مجھے ہى ادا كرنے ہونگے يا ميرا خاوند بھى ميرى طرف سے ادا كرسكتا ہے؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

رمضان ميں دن كے وقت جماع كرنا بہت ہى سنگين جرم ہے جس سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے، ويب سائٹ پر اسكى حرمت كے بارے ميں پہلے گزر چكا ہے كہ اس سے روزہ فاسد ہوجاتا ہے، جيسے كہ سوال نمبر: (38023) كے جواب ميں موجود ہے۔

دوم:

رمضان ميں دن كے وقت جماع كرنے والے پر ايک مؤمن غلام آزاد كرنا واجب ہوتا ہے، اور اگر اسكى طاقت نہ ہوتو دو ماہ كے مسلسل روزے ركھنے ہوتے ہيں، اور اسكى بھى اگر سكت نہ ہو تو ساٹھ مساكين كو كھانا كھلايا جائے گا، يہ كفاره اسى ترتيب سے ادا كرنا ہوگا، ايک اختيار سے دوسرے اختيار ميں منتقل ہونے كيلئے پہلے اختيار كا نا ممكن ہونا ضرورى ہے؛ جيسے كہ بخارى (1936) اور مسلم (1111) ميں ابو ہريره رضى اللہ عنہ سے مروى ہے كہ : ايک آدمى نبى صلى اللہ عليہ وسلم كے پاس آيا اور كہنے لگا: اللہ كے رسول! ميں تباه ہوگيا! آپ نے فرمايا: (تمہيں كس نے تباه كرديا؟) اس نے كہا: ميں نے رمضان ميں اپنى بيوى سے جماع كرليا، آپ نے فرمايا: (تمہارا كوئى غلام ہے؟) اس نے جواب ديا: نہيں ، آپ نے فرمايا: (كيا دو ماه كے مسلسل روزے ركھ سكتے ہو؟) اس نے جواب ديا : نہيں، آپ نے فرمايا: (تو كيا ساٹھ مساكين كو كھانا كھلانے كى سكت ركھتے ہو؟)اس نے كہا: نہيں ، ـــــ الحديث

جماع کرنے کی صورت میں مرد و عورت دونوں پر کفارہ لازم ہوتا ہے۔

چنانچہ اگر مرد یا عورت کفارہ ادا نہیں کرسکتی تو کفارہ ساقط ہوجائے گا؛ اسکی دلیل اللہ تعالی کا فرمان ہے:
ترجمہ:(اللہ سے اتنا ڈرو جتنی تم میں طاقت ہے) سورہ التغابن/16

ویسے بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جب آدمی کو کفارے کا حکم دیا ، اور آدمی نے بتلایا کہ وہ کفارہ ادا کرنے کی سکت نہیں رکھتا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نہیں کہا کہ کفارہ تمہارے ذمہ باقی رہے گا، ایسے ہی [یہ بھی دلیل ہے کہ]واجب کام استطاعت سے باہر ہوتو ساقط ہوجاتا ہے۔

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ "الشرح الممتع" (6/417) میں کہتے ہیں:

"کفارہ کتاب وسنت کے دائل سے ساقط ہوجائے گا، قرآن سے دلیل یہ ہے کہ فرمانِ باری تعالی ہے: (اللہ نے جس کو جتنا کچھ دیا ہے اس سے زیادہ کا وہ اسے مکلف نہیں بناتا) الطلاق/ 7، اور اس آدمی کے پاس کچھ بھی نہیں ہے، لہذا اس شخص کو اسی چیز کا مکلف بنایا جائے گا جو اللہ تعالی نے اسے عنائت کی ہے۔

اسی طرح فرمان باری تعالی ہے: (جس قدر تم سے ہوسکے اللہ سے ڈرو) التغابن/16،

اس موقف کی تیسری دلیل ایک شرعی قاعدے کا "عموم"ہے وہ قاعدہ یہ ہے کہ "واجب ادا کرنے کی طاقت نہ ہونے کی صورت میں واجب ساقط ہوجاتا ہے" جماع کرنے والا یہ آدمی غلام آزاد، روزے، کھانا کھلانے کسی بھی کام کی طاقت نہیں رکھتا تو ہم کہیں گے: آپ پر کچھ بھی واجب نہیں ہے، آپ بری الذمہ ہوچکے ہو۔

اب سوال یہ ہے کہ اگر اللہ تعالی نے اسے مستقبل میں مالی استطاعت دے دی تو کیا اب کفارہ دے گا یا نہیں؟

تو اسکا جواب یہ ہے کہ: کفارہ دینا اس پر واجب نہیں ہے، کیونکہ کفارہ ایک بار ساقط ہوگیا ہے، یہ بالکل ایسے ہی ہے جیسے ایک فقیر آدمی کو اللہ تعالی نے غنی بنایا تو اب وہ اپنے سابقہ غربت والے سالوں کی زکاۃ ادا نہیں کریگا۔

احادیث سے اس موقف کی دلیل یہ ہے کہ : آدمی نے جب یہ کہا کہ: میں ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانے کی طاقت نہیں رکھتا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نہیں فرمایا: "جب طاقت ہو تو اس وقت کھلا دینا" بلکہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کھانے کا سامان ملا تو اسے کھلانے کا حکم دیا، آپ نے فرمایا: (یہ لے لو ، اور صدقہ کردو) اس نے کہا: اللہ کے رسول! اپنے سے بھی غریب شخص پر صدقہ کروں؟۔۔۔ آپ نے فرمایا: (اپنے گھر والوں کو ہی کھلا دو) اور آپ نے یہ نہیں فرمایا: "کفارہ ابھی تک تمہارے ذمہ باقی ہے" تو اس سے معلوم ہوا کہ کفارہ طاقت نہ ہونے کی وجہ سے ساقط ہوجائے گا" کچھ تبدیلی کے ساتھ اقتباس مکمل ہوا

نوٹ:

آپ نے کہا:

" اور نہ ہی دو ماہ کے مسلسل روزے رکھ سکتے ہیں، کیونکہ ہمیں روزے کی وجہ سے کافی مشقت کا اندیشہ ہے "

تو محض اندیشے کو روزے چھوڑنے کیلئے عذر نہیں بنایا جاسکتا، بلکہ لازمی طور پر حقیقت میں روزوں کی استطاعت نہ ہونا ضروری ہے۔

مزید فائدے کیلئے آپ سوال نمبر: (12329) اور (1672) اور (93109) کا بھی مطالعہ کریں۔

واللہ اعلم .